بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان طالب علموں کے نام

جو محنت اور توکل پر یقین رکھتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں ، نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

مؤلفین

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

سیاہ فام

شوکت صدیقی

(1923ء-2002ء)

تعارف:

زندگی کے حالات: شوکت حسین صدیقی لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ ہائی سکول لکھنؤ سے میٹرک پاس کیا اور اُس کے بعد ایم۔اے تک پرائیویٹ تعلیم حاصل کی۔ قیامِ پاکستان کے بعد لاہور آئے اور پھر کراچی میں رہائش اختیار کی اُنھوں نے عملی زندگی کا آغاز صحافت سے کیا۔ وہ ترکش، جدید ادب، فیض آباد، ٹائمز آف کراچی، مارننگ نیوز اور الفتح وغیرہ سے منسلک رہے۔

ادبی خدمات: شوکت صدیقی ابتدا سے ادبی ذوق کے مالک تھے۔ اُنھوں نے ادبی زندگی کا آغاز افسانہ نگاری سے کیا۔ اُن کے افسانوں کے پہلے مجموعے نے اُن کے مستقبل کی نشاندہی کر دی۔ وہ بیک وقت ایک افسانہ نگار، ناول نگار، صحافی اور کالم نویس تھے۔ اُن کی ادبی خدمات کے اعتراف میں ''تمغۂ حُسنِ کارکردگی'' اور ''لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ'' عطا کیا گیا۔

ناول اور افسانہ نگاری: شوکت صدیقی نے ناول بھی لکھے اور افسانے بھی۔ وہ اُردو ناول کے فکری اور فنی ارتقا کے سلسلے میں ایک ہی نام ہیں۔ اُن کے ناول ''خدا کی بستی'' پر اُنھیں آدم جی ایوارڈ ملا۔ شوکت صدیقی کی کامیابی کا راز اُن کی حقیقت نگاری ہے۔ وہ معاشرے کے تلخ حقائق اور مسائل کو اپنی تحریروں کا موضوع بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کی کردار نگاری بھی قابلِ ذکر ہے۔ یہ کردار زندۂ جاوید اور ہمارے اردگرد معاشرے میں موجود ہیں۔ شوکت صدیقی اپنے افسانوں اور ناولوں میں نہایت سادہ سلجھی ہوئی اور عام فہم زبان استعمال کرتے ہیں۔ اُن کے ہاں مکالمہ نگاری، کردار نگاری، جذبات نگاری اور منظر نگاری کے بہترین مرقعے ملتے ہیں۔

تصانیف: تیسرا آدمی، اندھیرا، راتوں کا شہر، کیمیاگر، خدا کی بستی، جانگلوس، چار دیواری، تانتیا، شریف آدمی، رات کی آنکھیں، کوکا بیلی وغیرہ۔

سبق کا تعارف:

یہ سبق ایک افسانہ ہے۔ جس میں شوکت صدیقی نے ایک غربت زدہ شخص عبداللہ کا قصہ بیان کیا ہے۔ جو ایک ایکسیڈینٹ میں معذور ہونے کے بعد کرنل کا بھوت بن کر لوگوں سے مال لوٹنے لگ جاتا ہے۔ لیکن آخرِ کار ایک دن وہ اپنی بداعمالیوں کے سبب اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ اس افسانے میں جہاں برے کام کا برا انجام دکھایا گیا ہے، وہیں غربت کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ کس طرح ایک غریب آدمی مجبور اور لاچار ہو کر برائی کے راستے پر چل نکلتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

Geniusnesthub.com

تعارف (صفحہ نمبر 87)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ترکش	ترکی سے منسوب	فکری اور فنی ارتقا	سوچ اور فن میں بتدریج آنے والی تبدیلیاں
حقیقت نگاری	حقائق بیان کرنا	تلخ حقائق	زندگی کی ایسی حقیقتیں جو ذرا تلخ ہیں
زندۂ جاوید	ہمیشہ کے لیے زندہ رہنا	مکالمہ نگاری	دو کرداروں کا ایک دوسرے سے بات چیت کرنا
کردار نگاری	کرداروں کو پیش کرنے کا عمل	جذبات نگاری	کرداروں کے جذبات کو پیش کرنے کا علم
منظر نگاری	ناول یا افسانے میں منظر بیان کرنا	مرقعے	تصویریں تصویریں

(صفحہ نمبر 88)

آناً فاناً	اچانک	ہکا بکا	حیران رہ جانا
اوندھے منھ	منھ زمین کی طرف ہونا، الٹا	کراہنا	درد سے ہائے ہائے کرنا
وحشت زدہ	گھبرایا ہوا، خوف زدہ		

(صفحہ نمبر 89)

مڈبھیڑ	آمنا سامنا ہونا	بے سدھ	بے خبر ہونا، بے ہوش
عوض	بدلے میں	بیمہ کمپنی	انشورنس کمپنی
روزنامچہ	وہ کتاب میں جس میں روز کے معاملات درج کیے جاتے ہیں		

(صفحہ نمبر 90)

کبڑوں	جن کا جسم جھکا ہوا ہو اور کمر کی ہڈی میں خم ہو	کترانے لگے	راستہ کاٹ کر دوسری طرف نکل جانا
وضع	انداز، بناوٹ	امتدادِ زمانہ	زیادہ عرصہ گزر جانا
لاٹ	پتھر کا اونچا ستون	منڈلاتے	چکر لگاتے
احاطہ	چار دیواری	اوسان خطا ہو جاتے	ہوش گم ہو جاتے، ہوش کھو بیٹھتے

(صفحہ نمبر 91)

ارہر کی کھچڑی	ایک خاص قسم کی دال سے بنی ہوئی چاولوں کی کھچڑی	عینی گواہ	ایسا گواہ جو کسی واقعے کے وقت خود موجود ہو
ناساز	خراب	کوسنے	برا بھلا کہنا
ٹھگنا	غلط باتیں بتا کر روپے اینٹھ لینا	قضیہ گھڑ لاتیں	کہانی بنا لاتیں
اینٹھ کر	روپے پیسے لے لینا	مشاطائیں	وہ عورتیں جو شادی بیاہ کرواتی ہوں

Geniusnesthub.com
CamScanner

(صفحہ نمبر 92)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یکبارگی	اچانک	گھگی بندھ گئی	خوف سے سکتے کا عالم طاری ہونا
سکتہ	ہلے جلے بغیر	امرتیاں	ایک مٹھائی جو ماش کی دال سے بنائی جاتی ہے، شکل میں جلیبی جیسی ہوتی ہے
باچھیں کھل گئیں	بہت زیادہ خوش ہونا	منمنا کر کہا	ناک میں بولنا
بے سود	بے فائدہ، جس کا کوئی فائدہ نہ ہو	دہشت	خوف
دہک	حرارت سے سرخ ہونا	ہیبت ناک	خوف ناک

(صفحہ نمبر 93)

منجھ گیا تھا	ماہر ہو گیا تھا	حربہ	طریقہ

(صفحہ نمبر 95)

بوچھاڑ	کسی چیز کا مسلسل اور تیز برسنا	نڈھال	بالکل تھک کر چور ہو جانا
بدرو	گندا پانی نکلنے والی نالی	سنگ باری	پتھر برسنا
سنگسار	پتھر مار مار کے ہلاک کرنا	غلیظ	گندا

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

رات کے پچھلے پہر جب درانی گھر پہنچا تو بہت ------------------------ بستر پر پڑا اس کے متعلق اسکیم بناتا رہا۔ (صفحہ 89)

سبق کا عنوان: سیاہ فام

مصنف کا نام: شوکت صدیقی

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے۔ جس میں شوکت صدیقی نے ایک غربت زدہ شخص عبداللہ کا قصہ بیان کیا ہے۔ جو ایک ایکسیڈینٹ میں معذور ہونے کے بعد کرنل کا بھوت بن کر لوگوں سے مال لوٹنے لگ جاتا ہے۔ لیکن آخرِ کار ایک دن وہ اپنی بداعمالیوں کے سبب اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ اس افسانے میں جہاں برے کام کا برا انجام دکھایا گیا ہے، وہیں غربت کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ کس طرح ایک غریب آدمی مجبور اور لاچار ہو کر برائی کے راستے پر چل نکلتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف معاشرے کی بے حسی کو نمایاں کر رہا ہے۔

ایک ٹانگ سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس اندھیری رات میں جب درانی گھر واپس آرہا تھا۔ تو اچانک عبداللہ اس کی گاڑی کے سامنے آگیا تھا۔ گاڑی ایک جھٹکے سے اچھلی اور کھمبے سے جا ٹکرائی تھی۔ اگر چہ اس نے وہاں سے بھاگ جانا چاہا۔ لیکن گاڑی سٹارٹ نہ ہوسکی۔ اس لیے اسے مجبوراً پولیس اسٹیشن جانا پڑا تھا۔ جہاں سے وہ پولیس والوں کو لے کر آیا تھا۔ اور ان کی مدد سے عبداللہ کو ہسپتال پہنچایا گیا تھا۔ درانی دراصل وہ کردار ہے جس کی گاڑی سے ٹکرا کر عبداللہ اپنی عبداللہ کو ہسپتال پہنچا کر وہ گھر پہنچا تو رات کے پچھلے پہر اسے اطلاع ملی کہ عبداللہ زندہ ہے۔ لیکن اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ اب

یہاں مصنف نے معاشرے کی بے حسی کو درانی کے کردار کے ذریعے دکھانے کی کوشش کی ہے۔ اس کی بجائے کہ درانی دکھی ہوتا۔ یا ہسپتال جا کر عبداللہ کی کچھ مدد کرنے کی کوشش کرتا۔ وہ اپنی اس کار کے بارے میں سوچنے لگا جسے حادثے میں کھمبے سے ٹکرانے کی وجہ سے نقصان پہنچا تھا۔ وہ اس وقت عبداللہ اور اس کی پریشانی کی فکر سے آزاد ہو کر یہ سوچ رہا تھا کہ کس طرح بیمہ کمپنی والوں سے اپنی کار کے نقصان کے بدلے میں پانچ ہزار روپے وصول کیے جائیں۔ یہ دراصل معاشرے کی اس بے حسی کی طرف اشارہ ہے جہاں انسان سے زیادہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جیسے جیسے ہمارے معاشرے میں مغربی تہذیب کی وجہ سے مادیت پرستی بڑھتی جارہی ہے۔ ویسے ویسے ہمارے رویوں میں بے حسی پیدا ہوتی جارہی ہے۔ ہم اس چیز کی پروا نہیں کرتے کہ کوئی مر رہا ہے۔ ہمیں اس چیز کی پروا ہوتی ہے کہ ہماری کسی چیز کا نقصان نہ ہو جائے۔ بقول اقبال:

ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

اقتباس 2:

ان دو واقعات سے محلے بھر میں سنسنی پھیل گئی ---------------------- داخل ہوا اور وہ اس کی تاک میں لگ گیا۔ (صفحہ 92)

سبق کا عنوان: سیاہ فام

مصنف کا نام: شوکت صدیقی

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے۔ جس میں شوکت صدیقی نے ایک غربت زدہ شخص عبداللہ کا قصہ بیان کیا ہے۔ جو ایک ایکسیڈینٹ میں معذور ہونے کے بعد کرنل کا بھوت بن کر لوگوں سے مال لوٹنے لگ جاتا ہے۔ لیکن آخر کار ایک دن وہ اپنی بداعمالیوں کے سبب اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ اس افسانے میں جہاں برے کام کا برا انجام دکھایا گیا ہے، وہیں غربت کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ کس طرح ایک غریب آدمی مجبور اور لاچار ہو کر برائی کے راستے پر چل نکلتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف بتاتے ہیں کہ کس طرح عبداللہ برائی کی راہ پر چل نکلا تھا۔ معذوری کے بعد وہ زیادہ تر گھر ہی میں رہنے لگا تھا۔ پہلے پہل سکینہ بیگم کے گھر سے آنے والی کھچڑی پر گزارا ہوتا رہا۔ لیکن جب اس کی بیوی کے بیمار ہونے سے وہ سلسلہ بھی نہ رہا۔ تو گھر میں فاقے شروع ہو گئے۔ پھر ایک رات وہ فاقوں سے تنگ آگیا اور اس نے اپنی لاٹھی سنبھالی اور اندھیرے میں گھر سے باہر نکل گیا۔ وہ چلتے چلتے قبرستان والی گلی میں پہنچ گیا۔ جو ہر وقت سنسان رہتی تھی۔ اور مشہور تھا کہ وہاں ایک انگریز کرنل کا بھوت پھرتا رہتا ہے۔

پھر وہ دو واقعات ہوئے جس نے عبداللہ کو برائی کی راہ پر چلا دیا۔ پہلی رات اس نے ایک شخص سے مانگنے کے لیے اندھیرے میں اس کے آگے ہاتھ پھیلائے تھے۔ چوں کہ عبداللہ کئی مہینوں سے گھر پر تھا۔ اس کی داڑھی اور سر کے بال بے تحاشا بڑھے ہوئے تھے۔ اس لیے جیسے ہی

Geniusnesthub.com
CamScanner

وہ اندھیرے میں اس شخص کے سامنے آیا تو وہ ڈر گیا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں دبا ہوا بنڈل گر گیا تھا۔ جس میں امرتیاں تھیں۔ عبداللہ انھیں گھر لے آیا۔

پھر دوسری رات بھی اس نے ایک مونگ پھلی بیچنے والے کے آگے ہاتھ پھیلایا تو وہ بھی ڈر گیا۔ اور بے ہوش ہو گیا۔ عبداللہ نے اس کی ریڑھی سے سوا سیر مونگ پھلیاں باندھیں اور گھر چلا گیا۔ ان دو واقعات سے محلے بھر میں سنسنی پھیل گئی۔ لوگوں میں کرنل کے بھوت کے بارے میں باتیں ہونے لگیں۔ لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ یہ کرنل کا بھوت ہے جو لوگوں کو پریشان کر رہا ہے۔ آس پاس کے لوگوں میں دہشت پھیل گئی۔ عبداللہ نے اسی خوف کا فائدہ اٹھایا۔ وہ اب روز رات کو اندھیرے میں دبک کر کھڑا ہو جاتا۔ اور جو راہ گیر وہاں سے گزرتا، اب وہ اس سے مانگتا نہیں بلکہ اسے دبوچ لیتا۔ اور جو کچھ اس کی جیب میں ہوتا، لے کر کھسک جاتا۔ لیکن مشہور کہاوت ہے: برے کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔ اس لیے بعد میں عبداللہ کو اس کی سزا بھی بہت خوف ناک ملی۔

اقتباس 3:

اس کے بعد عبداللہ کئی بار چیخا، کئی بار التجا کی ------------------------------ شور بڑا خوف ناک معلوم ہو رہا تھا۔ (صفحہ 95)

سبق کا عنوان: سیاہ فام

مصنف کا نام: شوکت صدیقی

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے۔ جس میں شوکت صدیقی نے ایک غربت زدہ شخص عبداللہ کا قصہ بیان کیا ہے۔ جو ایک ایکسیڈینٹ میں معذور ہونے کے بعد کرنل کا بھوت بن کر لوگوں سے مال لوٹنے لگ جاتا ہے۔ لیکن آخر کار ایک دن وہ اپنی بداعمالیوں کے سبب اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ اس افسانے میں جہاں برے کام کا برا انجام دکھایا گیا ہے، وہیں غربت کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ کس طرح ایک غریب آدمی مجبور اور لاچار ہو کر برائی کے راستے پر چل نکلتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف عبداللہ کے انجام کے بارے میں بتا رہا ہے۔ عبداللہ جب کرنل کے بھوت کے طور پر مشہور ہو گیا تو اس کا حوصلہ بڑھ گیا۔ پہلے پہل وہ صرف لوگوں سے مانگتا تھا اور لوگ ڈر کے بھاگ جاتے تھے۔ لیکن بعد میں وہ لوگوں کو دبوچ لیتا اور ان کی جیبوں سے سب کچھ اڑا لے جاتا۔ اس طرح وہ برائی کی راہ پر چلتے چلتے دور نکل گیا۔

اور پھر جب اس کا حوصلہ حد سے زیادہ بڑھ گیا۔ تو اس نے ایک دن ایک مکان کے دروازے پر دستک دی۔ اور جب ایک شخص باہر نکلا تو اس نے اسے ڈرانے کی کوشش کی تاکہ وہ بے ہوش ہو جائے۔ اور وہ کچھ اٹھا کر لے جائے۔ لیکن ہوا یہ کہ اس شخص نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ اس کی چیخیں سن کر گھر میں موجود باقی افراد بھی چیخنے لگے۔ جس وجہ سے عبداللہ کو مجبوراً وہاں سے ہٹنا پڑا۔ اور وہ قبرستان والی تنگ گلی میں جا نکلا۔ وہاں لوگوں نے اسے پتھر مارنے شروع کر دیے۔ ہر کوئی بھوت بھوت کے نعرے کے ساتھ اس پر پتھر برسا رہا تھا۔ یہ پتھر اس کے پورے جسم پر لگ رہے تھے۔ کچھ اس کے سر پر بھی آن لگے۔ جس سے وہ نڈھال ہو کر بیٹھ گیا۔ اب وہ زور زور سے چیخ رہا تھا۔ لیکن دوسری طرف لوگوں کا اپنا شور اس قدر زیادہ تھا کہ اس کی چیخیں سنائی نہیں دیتی تھیں۔ لوگ پاگلوں کی طرف چلا رہے تھے۔ وہ کرنل کے بھوت کو پتھروں سے مٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ ان کے اندر کا خوف اور نفرت تھی جو اس وقت ظاہر ہو رہی تھی۔ اب گلی کے اندر بے تحاشا پتھر گر رہے تھے۔ لوگوں کا شور اور پتھروں کی آوازیں مل کر بڑا خوف ناک منظر بنا رہی تھیں۔

Geniusnesthub.com
CamScanner

مشق

-1 سکینہ بیگم کے بیٹے کو کیا ہو گیا تھا؟

جواب: سکینہ بیگم کا شوہر لاکھوں کی جائیداد چھوڑ کر مرا تھا۔ ان کا ایک ہی بیٹا تھا۔ اس نے ایک دن ارہر کی کھچڑی کھانے کی فرمائش کی۔ ماں کی طبیعت کچھ خراب تھی اور باورچی نے اس کی بات پر کچھ توجہ نہ دی۔ بیٹے نے جب دیکھا کہ کھچڑی نہیں بنی ہے تو وہ ناراض ہو کر کچھ کھائے پیے بغیر چلا گیا۔ اس کے بعد کسی نے اس کا نہ دیکھا۔ کچھ عرصے بعد کسی نے اطلاع دی کہ وہ ٹرین حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے۔

-2 ''مکھن ٹوش'' کا نعرہ کس کا تھا؟

جواب: عبداللہ جس بستی میں رہتا تھا وہاں زیادہ تر غریب لوگ آباد تھے۔ اس کے درمیان میں ایک انگریزوں کا پرانا قبرستان تھا جس کے چاروں طرف پختہ دیوار تھی۔ اس قبرستان میں ایک انگریز کرنل کی قبر بھی تھی جس نے خودکشی کی تھی اور مشہور یہ تھا کہ کرنل مرنے کے بعد بھوت بن گیا تھا۔ اکثر لوگوں نے اسے اندھیری گلیوں میں منڈلاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ جب بھی کسی کو نظر آتا تھا تو اس کی زبان پر صرف مکھن ٹوش کا سوال ہوتا تھا۔

-3 جب کوئی راہگیر ڈر کر بے ہوش ہو جاتا تو عبداللہ کیا کرتا ہے؟

جواب: پہلے پہل کسی کے بے ہوش ہونے پر وہ صرف کھانے پینے کی چیزیں اُٹھا کر لے جاتا تھا۔ لیکن پھر ایسا ہونے لگا کہ جب کوئی آدمی بے ہوش ہو جاتا تو وہ اس کی جیبوں میں سے ساری نقدی نکال کر لے جاتا۔

-4 جب لوگوں نے شام کے بعد گھروں سے نکلنا چھوڑ دیا تو عبداللہ نے خوراک کے حصول کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا؟

جواب: جب بھوت کا چرچا ہو گیا تو لوگوں نے شام کے بعد گھروں سے نکلنا ہی چھوڑ دیا۔ ایک رات وہ دیر تک کسی شکار کی تلاش میں اندھیری گلیوں میں پھرتا رہا۔ آخرکار جب وہ مایوس ہو گیا تو اس نے گھروں کے دروازے پر جا کر دستک دینے اور لوگوں کو ڈرانے کا فیصلہ کیا۔

-5 ''بھوت'' کا سن کر محلے والوں نے کیا کیا؟

جواب: جب عبداللہ نے باہر نکلنے والے شخص کو ڈرانا چاہا تو اس نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ اس کی وحشت ناک آواز سن کر اندر والے لوگوں نے بھی خوف زدہ ہو کر بھوت بھوت چیخنا شروع کر دیا۔ عبداللہ قبرستان والی تنگ گلی میں کھسک گیا۔ جہاں اس پر چاروں طرف سے پتھروں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ اس نے چیخنا چاہا لیکن کسی نے اس کی آواز نہ سنی۔ سب اُسے سنگسار کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

-6 عبداللہ کی موت کہاں واقع ہوئی؟

جواب: جب عبداللہ پر چاروں طرف سے پتھروں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی تو اس نے سوچا کہ قریب ہی ایک گندا نالہ ہے۔ اگر وہ کسی طرح اس میں داخل ہو جائے تو ان پتھروں سے بچ سکتا ہے۔ یہی سوچ کر وہ اس گندے نالے کی طرف کھسکنے لگا لیکن اچانک ایک بڑا پتھر اس کے سر پر آ کر لگا اور وہ جہاں تھا، وہیں ڈھیر ہو گیا۔ صبح لوگوں نے دیکھا تو اس کا چہرہ نالے کے اندر کیچڑ میں لت پت تھا۔

سوال 2: خالی جگہ درست روزمرہ کے مطابق پُر کریں۔

(الف) مگر یہ شخص تو ---------- کے فرشتے کی طرح نازل ہوا۔ (موت)

(ب) میری آواز خوف سے ---------- رہی تھی؟ (لرز)

Geniusesthub.com

CS CamScanner

(ج) دونوں مزے سے ---------- پھیلا کر سوئیں گے۔ (پاؤں)

(د) بلی کی طرح ---------- کر میرا گلا دبوچ لیا۔ (اچھل)

(ہ) میری طبیعت اب ذرا ---------- چکی تھی۔ (سنبھل)

سوال 3۔ مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

جواب:

الفاظ	جملے
سنسان	قبرستان کا راستہ بہت سنسان تھا۔
مڈبھیڑ	کل اچانک بازار میں علی مڈبھیڑ ہو گئی۔
چوڑا چکلا	عبداللہ کا جسم بہت چوڑا چکلا تھا۔
امتدادِ زمانہ	اچھی روایات امتدادِ زمانہ سے مٹتی جا رہی ہیں۔
سنگسار کرنا	انھوں نے اسے پتھر مار مار کے سنگسار کر دیا۔
ہُو کا عالم	اُس جزیرے پہ ہُو کا عالم تھا۔
باچھیں کھِلنا	ترقی کی خبر سن کے اُس کی باچھیں کھل گئیں۔

سوال 4۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔

جواب: نَوعِیَّت، غَنِیم، بَرافروختَہ، سَنّاٹا، مُڈبھیڑ، بَدرَرَو

سوال 5۔ درج ذیل جملے روزمرہ کے مطابق درست کریں۔

الف۔ چور بمع مالِ مسروقہ گرفتار ہو گیا۔

ب۔ عمارت کے اُوپر سرکاری پرچم لہرا رہا ہے۔

ج۔ وادیٔ کاغان کے مناظر تو دیکھنے والے ہیں۔

مجھ کو سمجھ نہیں آتی کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

مورخہ یکم ستمبر کو میرا کالج کھلے گا۔

سوال 6۔ درج ذیل عبارت میں مناسب مقامات پر رموزِ اوقاف لگائیں۔

جواب: سنو بیٹا! ملک کو انجینئروں اور ڈاکٹروں کے علاوہ دوسرے شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بھی ضرورت ہے۔ اس ملک میں کوئی چوٹی کا مؤرخ، ماہر اقتصادیات، یگانۂ روزگار ادیب یا شاعر، بہترین منتظم، بین الاقوامی معیار کا قانون دان یا سیاست دان، سائنس دان نہیں ہے۔ یہ سب کچھ تو آرٹس کے شعبے سے متعلق ہیں۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

اضافی مختصر سوال جواب

سوال 1: شوکت صدیقی کی ناول نگاری کے بارے میں چند جملے تحریر کریں؟

جواب: شوکت صدیقی اُردو ناول نگاری میں اہم نام ہیں۔ان کی کامیابی کا راز حقیقت نگاری میں ہے۔معاشرے کے تلخ اور حقیقی مسائل کو موضوع بناتے ہیں۔اس کے علاوہ ان کی کردار نگاری بھی بڑی اہم ہے۔وہ ایسے کردار تخلیق کرتے ہیں جو ہمارے معاشرے کے حقیقی کردار ہیں۔ان کے ناولوں کی زبان بہت سادہ اور سلجھی ہوئی ہے۔

سوال 2: درانی کو عبداللہ سے زیادہ کس چیز کی فکر تھی؟

جواب: جب رات کے پچھلے پہر درانی گھر پہنچا تو اسے خبر مل چکی تھی کہ عبداللہ زندہ ہے اور اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ چکی ہے۔لیکن وہ اس بے چارے غریب کی حالت سے بے پرواہ ہو کر اپنی کار کے نقصان کے بارے میں سوچنے لگا۔وہ سوچ رہا تھا کہ کس طرح بیمہ کمپنی سے پانچ ہزار کی رقم اس نقصان کے عوض وصول کی جائے۔

سوال 3: حادثے کے بعد عبداللہ کے حالات میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی؟

جواب: چوں کہ حادثے میں عبداللہ کی ایک ٹانگ ٹوٹ چکی تھی، اس لیے وہ چلنے پھرنے یا رکشا چلانے سے معذور ہو چکا تھا۔اب وہ سارا دن کوٹھڑی میں پڑا کھانستا رہتا۔بات بات پر بیوی سے لڑتا رہتا۔اس کا رنگ سیاہ اور داڑھی بڑھ گئی تھی۔اس وجہ سے اس کا چہرہ وحشت ناک نظر آتا تھا۔ملنے والے بھی اس سے کترانے لگے تھے۔گھر میں بھوک نے ڈیرے ڈال لیے تھے۔

سوال 4: سکینہ بیگم اپنے بیٹے کے بارے میں کیا سوچتی تھیں؟

جواب: اگرچہ انھیں کسی نے اس کے مرنے کی خبر دی تھی لیکن انھیں یقین نہیں آتا تھا۔اگر کوئی ایسی بات کرتا تو وہ اس لڑنے بیٹھ جاتیں۔بعض عورتیں اس بات پر انھیں ٹھگتی بھی رہتی تھیں۔وہ ہر تہوار پر اس کا جوڑا بھی سلواتیں۔بہو تلاش کرواتیں۔اس کے بارے میں قصے گھڑ گھڑ کر سناتیں۔روز اس کے لیے کھچڑی بنتی جو بعد میں کسی غریب کے کام آتی۔

سوال 5: آخر بھوک سے تنگ آکر عبداللہ نے کیا فیصلہ کیا اور صورتِ حال کیا ہوگئی؟

جواب: آخر بھوک سے تنگ آکر عبداللہ نے بھیک مانگنے کا فیصلہ کیا۔وہ رات کو لاٹھی ٹیکتا ہوا قبرستان والی میں گلی میں جا نکلا۔عبداللہ نے ایک آدمی کے آگے ہاتھ پھیلایا۔لیکن رات کا وقت اور کچھ اس کا حلیہ دیکھ کر وہ آدمی ڈر کے مارے بھاگ گیا۔اور اپنے پیچھے مٹھائی کا لفافہ چھوڑ گیا۔دوسری دفعہ ایک مونگ پھلی والے کے آگے ہاتھ پھیلایا تو وہ بے ہوش ہو گیا۔اور عبداللہ اس کی مونگ پھلی اُٹھا لایا۔اس طرح عبداللہ کو اس کام کی عادت پڑ گئی۔

سوال 6: آہستہ آہستہ عبداللہ کو کس چیز کو عادت پڑ گئی؟

جواب: جب عبداللہ اپنے کام میں ماہر ہو گیا تو اس کی ہمت بڑھ گئی۔اب وہ اکثر مانگنے اور ڈرانے کی اداکاری کرنے کی بجائے، گزرنے والے آدمی کو دبوچ لیتا۔یا اس کی ٹانگ پکڑ لیتا۔الغرض جیسا موقع ہوتا، وہ ویسا ہی حربہ استعمال کرتا۔

Geniusnesthub.com
CamScanner

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیئے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-1 سبق "مائیں" کے مصنف کا نام ہے؟
ا۔ پطرس بخاری　ب۔ فارغ بخاری　ج۔ شوکت صدیقی　د۔ رشید احمد صدیقی

-2 شوکت صدیقی کا سن پیدائش ہے؟
ا۔ ۱۹۲۰　ب۔ ۱۹۲۱　ج۔ ۱۹۲۲　د۔ ۱۹۲۳

-3 شوکت صدیقی کا سن وفات ہے؟
ا۔ ۲۰۰۶　ب۔ ۲۰۰۷　ج۔ ۲۰۰۸　د۔ ۲۰۰۹

-4 شوکت صدیقی پیدا ہوئے؟
ا۔ دہلی　ب۔ لاہور　ج۔ لکھنؤ　د۔ ملتان

-5 انھوں نے میٹرک کیا؟
ا۔ دہلی　ب۔ لاہور　ج۔ لکھنؤ　د۔ ملتان

-6 قیام پاکستان کے بعد انھوں نے مستقل رہائش اختیار کی؟
ا۔ دہلی　ب۔ لاہور　ج۔ کراچی　د۔ ملتان

-7 انھوں نے عملی زندگی کا آغاز کس پیشے سے کیا؟
ا۔ صحافت　ب۔ وکالت　ج۔ تدریس　د۔ ملازمت

-8 شوکت صدیقی کس اخبار یا رسالے سے منسلک رہے؟
ا۔ ترکش　ب۔ جدید ادب　ج۔ فیض آباد　د۔ ا، ب، ج تینوں

-9 شوکت صدیقی کس اخبار یا رسالے سے منسلک رہے؟
ا۔ ٹائمز آف کراچی　ب۔ مارننگ نیوز　ج۔ الفتح　د۔ ا، ب، ج تینوں

-10 انھوں نے ادبی زندگی کا آغاز کیا؟
ا۔ افسانہ نگاری　ب۔ ناول نگاری　ج۔ شاعری　د۔ داستان گوئی

-11 ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں کون سے ایوارڈ دیے گئے؟
ا۔ تمغہ حسن کارکردگی　ب۔ لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ　ج۔ تمغہ امتیاز　د۔ ا اور ب دونوں

-12 ان کے کس ناول پر انھیں آدم جی ایوارڈ ملا؟
ا۔ جانگلوس　ب۔ تیسرا آدمی　ج۔ خدا کی بستی　د۔ شریف آدمی

-13 شوکت صدیقی کی کامیابی کا راز ان کی ــــــــــــ ہے؟
ا۔ افسانوی اسلوب　ب۔ شوکتِ لفظی　ج۔ کردار نگاری　د۔ حقیقت نگاری

Geniusnesthub.com

CamScanner

14- ان میں سے کون سی تصنیف شوکت صدیقی کی ہے؟
ا۔ تیسرا آدمی ب۔ اندھیرا اور اندھیرا ج۔ راتوں کا شہر د۔ ا،ب،ج تینوں

15- ان میں سے کون سی تصنیف شوکت صدیقی کی ہے؟
ا۔ کیمیا گر ب۔ کمیں گاہ ج۔ خدا کی بستی د۔ ا،ب،ج تینوں

16- ان میں سے کون سی تصنیف شوکت صدیقی کی ہے؟
ا۔ جانگلوس ب۔ چار دیواری ج۔ تانیتا د۔ ا،ب،ج تینوں

17- ان میں سے کون سی تصنیف شوکت صدیقی کی ہے؟
ا۔ شریف آدمی ب۔ رات کی آنکھیں ج۔ کوکا بیلی د۔ ا،ب،ج تینوں

18- عبداللہ جس کی کار کے نیچے کچلا گیا، اس کردار کا نام افسانے میں کیا بتایا گیا ہے؟
ا۔ نعمانی ب۔ درانی ج۔ رومی د۔ کیانی

19- درانی کس پر بیٹھ کر تھانے گیا؟
ا۔ کار ب۔ رکشہ ج۔ ٹرک د۔ موٹر سائیکل

20- درانی عبداللہ کی فکر کرنے کی بجائے کس کے بارے میں سوچتا رہا؟
ا۔ کار ب۔ انشورنس کے پیسوں ج۔ پولیس والوں د۔ اخبار والوں

21- حادثہ کس سڑک کے موڑ پر پیش آیا؟
ا۔ میکلوڈ روڈ ب۔ نسبت روڈ ج۔ برانڈرتھ روڈ د۔ نکلسن روڈ

22- ایکسیڈینٹ سے بعد عبداللہ کا کیا نقصان ہوا؟
ا۔ آنکھ خراب ہوگئی ب۔ ٹانگ ٹوٹ گئی ج۔ کمر پر چوٹ آئی د۔ سر پر چوٹ لگی

23- قبرستان کے بیچ میں جو اونچی سی لاٹ تھی، وہ کس کی قبر تھی؟
ا۔ انگریز کرنل کی ب۔ انگریز کلرک کی ج۔ انگریز حکمران کی د۔ انگریز سیاح کی

24- کرنل کا بھوت جسے بھی نظر آتا، وہ ایک ہی سوال کرتا؟
ا۔ ایگ ٹوش ب۔ مکھن ٹوش ج۔ مکھن سلائس د۔ ایگ سلائس

25- محلے کی دوسری خصوصیت کیا تھی؟
ا۔ عبداللہ ب۔ منظور حسین ج۔ سکینہ بیگم د۔ رحیمہ بیگم

26- سکینہ بیگم کا بیٹا چلا گیا تھا؟
ا۔ روٹھ کر ب۔ کام سے ج۔ پردیس د۔ دوسرے شہر

27- سکینہ بیگم کے بیٹے نے ماں سے فرمائش کی تھی؟
ا۔ پلاؤ کی ب۔ کڑاہی کی ج۔ ارہر کی کھچڑی کی د۔ دال کی

Geniusnesthub.com
CS CamScanner

-28 عبداللہ نے شروع کر دیا؟

ا۔ کام　　ب۔ رکشہ چلانا　　ج۔ تانگہ چلانا　　د۔ لوگوں کو لوٹنا

-29 عبداللہ لوگوں کے سامنے اچانک جا کر کیا کہتا؟

ا۔ السلام علیکم　　ب۔ مکھن ٹوش　　ج۔ رات اندھیری ہے　　د۔ کہاں جاتے ہو؟

جوابات

-1	ج	-2	د	-3	ا	-4	ج	-5	ج
-6	ج	-7	ا	-8	د	-9	د	-10	ا
-11	د	-12	ج	-13	د	-14	د	-15	د
-16	د	-17	د	-18	ب	-19	ج	-20	ب
-21	د	-22	ب	-23	ا	-24	ب	-25	ج
-26	ا	-27	ج	-28	د	-29	ب		

Geniusnesthub.com

CamScanner